بحث و نظر

حضرت یونسؑ اور واقعۂ حوت

مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ ترجمان القرآن کے مطالعہ کنندگان میں ایسے بیدار دل اور تفکّر پسند حضرات بھی موجود ہیں جو تحریروں کو یونہی سرسری نظر سے نہیں پڑھ جاتے، بلکہ غور بھی کرتے ہیں اور پھر جو بھی اُن کا ردِ عمل ہو اُسے اخلاص کے ساتھ صاف صاف سامنے لے آتے ہیں۔

آپ کا خط شائع کیا جا رہا ہے تاکہ دوسرے سوچنے اور لکھنے والوں کو بھی تحریک ہو۔ جو بھی دوسرا خط موصول ہوا اُسے بھی شائع کر دیا جائے گا۔ اگر ضرورت ہوئی تو ادارے کی طرف سے بھی آخر میں وضاحت کر دی جائے گی (ا ف ص)

(ادارہ)

جنوری ۱۹۸۸ء کے شمارے میں سید شیر محمد صاحب کا مضمون "حضرت یونسؑ اور واقعۂ حوت" پڑھا۔ یہ واقعی ایک گراں قدر اور پُرتحقیق مضمون تھا۔ جس کے لیے مضمون اور آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جناب گرامی جہاں یہ مضمون بہت سے خدشات و شبہات کا ازالہ کرتا ہے، وہاں چند نئی اُلجھنیں بھی پیدا کرتا ہے، جو قلب و ذہن میں اک خلش سی پیدا کرتے ہیں۔

جیسے کہ ہم جانتے ہیں کہ معجزہ کسی خارق العادت واقعہ کو کہتے ہیں جو کسی پیغمبر سے سرزد ہو۔ یعنی جس کی کوئی (POSSIBILITY) نہ ہو۔ اگر کوئی واقعہ یا اس کا ظہور ممکنات میں سے ہو، یعنی وہ (POSSIBLE) ہو تو وہ معجزہ نہیں کہلائے گا۔ (باقی برصفحہ ۴۸)

(بقیہ بحث و نظر)

حضرت یونس والے واقعہ کو سید شیر محمد صاحب نے جس تحقیق سے ثابت کیا ہے وہ ایک (POSSIBILITY) کی صورت میں ہمارے سامنے آتا ہے، بلکہ اسی طرح کا ایک واقعہ حوالتاً وہ تحریر بھی کرتے ہیں۔

اگر معجزات ممکن ہیں یعنی اگر ہم معجزات کی سائینٹیفک توجیہہ کرسکتے ہیں تو پھر معجزات کے منکر لوگوں میں اور معجزات کو سائنسی طور پر ثابت کرنے والوں میں کیا فرق ہوا۔ بات تو وہی رہی کہ کوئی امر بھی قانونِ قدرت کے برخلاف ظہور پذیر نہیں ہوسکتی اور معجزہ کو سائنسی طور پر ثابت کرکے ہم اسی بات کا اثبات کریں گے۔

اختر وسیم ڈار۔ کراچی